پیسے اور دکان دے کر عقد مضاربت کی شرعی حیثیت

ریفرینس نمبر:IEC-0056 تاریخ:12-09-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے میں کہ ایک شخص دوسرے شخص کے ساتھ اس طرح کام کرنا چاہتا ہے **کہ دوکان بھی میری ہوگی اور پیسے بھی میں دوں گا**، تم میری دکان میں کریانہ کا کام کرو۔ جو شخص دکان دے رہا ہے وہ اس دکان کا کوئی معاوضہ (Compensation) نہیں لے گا۔ دکان دینے کی غرض (Purpose) یہ ہے کہ دوسری دکان کرایہ وغیرہ پر نہ لینی پڑے اور راس المال (Capital) کی بچت ہو سکے۔ نفع کے متعلق اس طرح طے کرنا ہے کہ جو بھی نفع ہو گا اس کے تین حصے کریں گے، دو حصے کام کرنے والے کے ہوں گے، اور ایک تہائی (One-third) مال اور دوکان کا مالک رکھے گا۔

کیا یہ طریقہ اختیار کرتے ہوئے کاروبار کیا جا سکتا ہے؟ کیا مال کے ساتھ دکان لینا اور پھر کام کرنے والے کا نفع زیادہ رکھنا جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ایک طرف سے صرف رقم کے ذریعے انویسٹمنٹ (Investment) ہو، دوسری طرف سے انویسٹمنٹ کے بغیر محض کام ہو اس طرح کاروبار کرنا، شریعت مطہرہ میں عقد مضاربت کہلاتا ہے۔

قوانین شرعیہ کی روشنی میں پوچھے گئے طریقہ کار کے مطابق کاروبار کرنا، ایک تہائی (One-third) اور دو تہائی کے اعتبار سے نفع کا تعین کرنا، جائز ہے، اور بلا معاوضہ (Free of Cost) دکان ساتھ دینے سے اس معاہدہ پر کسی قسم کا کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

مضاربت کی تعریف کے متعلق در مختار میں ہے: ”شرعا (عقد شركة في الربح بمال من جانب) رب المال (وعمل من جانب) المضارب“ یعنی شرعی طور پر مضاربت یہ ہے کہ ایک یعنی رب المال کی جانب سے مال ہو، دوسری یعنی مضارب کی جانب سے کام ہو، اور نفع دونوں میں مشترک ہو۔

(در مختار، جلد 5، صفحہ 645، دار الفکر، بیروت)

در مختار میں مضاربت کی شرائط کے بیان میں ہے: ”(كون الربح بينهما شائعا) فلو عين قدرا فسدت“ یعنی (مضاربت میں شرط ہے کہ) نفع دونوں میں مشترک ہو۔ اگر نفع مقدار کے اعتبار سے معین کیا تو مضاربت فاسد ہو جائے گی۔

(در مختار، جلد 5، صفحہ 648، دار الفکر، بیروت)

دو تہائی اور ایک تہائی کے اعتبار سے نفع کی تقسیم کاری جیسا کہ اس معاہدہ میں کی جا رہی ہے جائز ہے۔ بہار شریعت میں ہے: "نفع دونوں کے مابین شائع ہو یعنی مثلاً نصف نصف یا **دو تہائی ایک تہائی** یا تین چوتھائی ایک چوتھائی، **نفع میں اِس طرح حصہ معیّن نہ کیا جائے جس میں شرکت قطع ہو جانے کا احتمال ہو** مثلاً یہ کہہ دیا کہ میں سو100 روپیہ نفع لوں گا۔ اِس میں ہو سکتا ہے کہ کل نفع سو ہی ہو یا اس سے بھی کم تو دوسرے کی نفع میں کیوں کر شرکت ہو گی یا کہہ دیا کہ نصف نفع لوں گا اور اُس کے ساتھ دس10 روپیہ اور لوں گا، اِس میں بھی ہو سکتا ہے کہ کل نفع دس10 ہی روپے ہو تو دوسرا شخص کیا پائے گا۔"

(بہار شریعت، جلد3، صفحہ2، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بلا عوض کسی شخص کو اپنی چیز کی منفعت کا مالک کر دینا عاریت ہے۔ بہار شریعت میں ہے: "دوسرے شخص کو چیز کی منفعت کا بغیر عوض مالک کر دینا عاریت ہے۔"

(بہار شریعت، جلد3، صفحہ54، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بہار شریعت میں ہے: **مالک نے اپنے غلام اور اپنے جانور مضارِب کو بطور اِعانت سفر میں لے جانے کے لیے دے دیے اس سے مضاربت فاسد نہیں ہو گی** اور غلاموں اور جانوروں کے مصارِف مضارِب کے ذمّہ ہیں مضارَبت سے ان کے اخراجات نہیں دیے جائیں گے اور مضارِب نے مال مضاربت سے ان پر صرف کیا تو ضامن ہے مضارِب کو نفع میں سے جو حصہ ملے گا اُس میں سے یہ مصارف منہا ہوں گے اور کمی پڑے گی تو اُس سے لی جائے گی اور مصارف سے کچھ بچ رہا تو اُسے دے دیا جائے گا ہاں **اگر رب المال نے کہہ دیا کہ میرے مال سے ان پر صرف کیا جائے تو مصارف اُسی کے مال سے محسوب ہوں گے۔**

(بہار شریعت، جلد3، صفحہ23، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

27صفر المظفر 1445ھ 12ستمبر 2023ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جا سکتی ہے۔
دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com

ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com